مولانا محمد عبد اللہ صاحب۔ جھنگ

بارگاہِ رسالت
اور
شیخ الاسلام مولانا مدنیؒ

عشق و محبت کی ایک جیتی جاگتی تصویر

اس وقت بھی اکابر دیوبند کے خلاف سادہ لوح مسلمانوں کو بدظن کرنے کی ایک مہم چل رہی ہے، اس لئے ہم اس ضمن میں اکابر دیوبند کے کچھ مبشرات، واقعات اور ارشادات نہایت اختصار سے پیش کر رہے ہیں، جن سے اکابر علماء دیوبند کے بارگاہِ رسالت سے تعلق اور محبت اور بارگاہِ رسالت میں ان کی مقبولیت و محبوبیت کا کسی قدر اندازہ ہو سکے گا۔ "ادارہ"

★

حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے والد ماجد حضرت سید حبیب اللہؒ نہایت پاکباز بزرگ تھے، اُس زمانہ کے مشہور بزرگ مولانا فضل رحمٰن گنج مراد آبادیؒ کے خلفاء میں سے تھے، اپنے شیخ سے والہانہ عقیدت و محبت تھی اور شیخ ہی کی بارگاہ میں بارگاہِ رسالت کا عشق رگ و ریشہ میں کوٹ کوٹ کر بھر دیا گیا تھا، شیخ کا وصال ہوا تو آپ کو بے پناہ صدمہ ہوا۔ ہر وقت بے چین رہتے، اپنے وطن ہندوستان سے دل اچاٹ ہو گیا اور ہجرت کر کے مدینہ طیبہ میں سکونت اختیار کرنے کا ارادہ فرما لیا، حضرت مدنیؒ ۱۳۱۶ھ میں دارالعلوم دیوبند میں علوم دینیہ کی تکمیل کر کے فارغ ہوئے تو آپ کے والد حضرت سید حبیب اللہؒ نے ہجرت کی تیاری مکمل کر لی اور اپنے خاندان سمیت ترکِ وطن کر کے دیارِ حبیب میں جا آباد ہوئے، حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کا کچھ نعتیہ کلام بھی "نقشِ حیات" میں نقل کیا ہے جس کا ایک ایک لفظ عشق نبویؐ میں ڈوبا ہوا ہے۔ چند اشعار ملاحظہ فرمائیے:

اے بہار باغ رضواں کوئے تو بلبل سدرہ اسیر موئے تو
سجدہ ریزاں آمدہ سوئے حبیب اے ہزاراں کعبہ در ابروئے تو
اے رسول عربی آپ کی فرقت کے قتیل پل محشر سے سبک پار اتر جاتے ہیں

سر رہے یا نہ رہے پر یہ ہے سودا سر میں | عشقِ احمد کا خدایا یہی ہم چاہتے ہیں
اس حبیبِ دلِ خستہ پہ نظر ہو جائے | دردمندوں کی دوا آپ کئے جاتے ہیں

زن و فرزند میں خود بھی دل و جاں بھی سبھی تجھ پہ
تصدق یا نبی اللہ تو محبوب یگانہ ہے
بصارت تیز کرتی ہے حبیب اس کوچہ کی مٹی
دل و جاں خانماں سب ہیچ وہ سرمہ لگانا ہے

حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے استاد حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ کے ارشاد کے مطابق مسجد نبوی کی مبارک اور پُر انوار فضاؤں میں تدریس کا آغاز کیا آپ کا حلقہ درس بہت جلدی مقبول ہوگیا اور ممالک اسلامیہ کے طلباء آپ کے پاس کھنچے کھنچے آنے لگے، یہاں تک کہ آپ کو شیخ الحرمین کے بلند خطاب سے یاد کیا جانے لگا۔ مولانا قاری محمد طیب صاحب مدظلہ لکھتے ہیں کہ آپ نے ۱۸ برس حرم نبوی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں بیٹھ کر اور خود صاحب کتاب و سنت (جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس اور ان کے زیر نظر رہ کر درس کتاب و سنت دیا جس سے مشرق و مغرب کے ہزارہا عوام و خواص اور علماء و فضلاء مستفید ہوئے اور حجاز و شام، مصر و عراق اور ترکی و تاتار وغیرہ تک آپ کے کمالات کا شہرہ پہنچ گیا — قیام مدینہ کی انتہا اس پر ہوئی کہ آپ حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ کی اسارت مالٹہ کے موقع پر اپنے استاد کی معیت میں پانچ برس اسارت خانہ میں رہے، گویا حرم نبوی کے ارشارہ پر حرم شیخ میں مکرر داخل ہوئے۔[1]

تدریسی مشاغل کے ساتھ ساتھ آپ نے اپنے پیر و مرشد حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کی ہدایات کے مطابق پوری مستعدی اور ہمت سے ذکر و شغل بھی جاری رکھا اور مدینہ کی مقدس وادیوں میں سلوک و طریقت کی مشکل ترین گھاٹیاں بھی عبور کر ڈالیں، روزانہ بارگاہِ رسالت میں صلوٰۃ و سلام پیش کرکے وہیں مسجد شریف میں ہی ذکر الٰہی میں مشغول ہو جاتے، بدن میں غیر اختیاری حرکت پیدا ہو جاتی تو اٹھ کر جنگل میں تشریف لے جاتے، کبھی مسجد الاجابہ کے قریب کھجوروں کے جھنڈ میں بیٹھ کر اللہ کے نام کی ضربیں لگاتے اور کبھی کسی دوسری وادی میں جاکر اوراد و وظائف پورے کرتے، اللہ تعالیٰ کی یاد اور

---

[1] مقدمہ مکتوبات شیخ الاسلام

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق و محبت کی برکت سے مبشرات اور رویائے صالحہ کا سلسلہ شروع ہوا تو معاملہ یہاں تک پہنچا کہ بلا حجاب زیارت اور "وعلیکم السلام یا ولدی" کے مبارک جواب سے سرفراز ہوئے ـــــ

ایک دن آپ اردو شعروں کی کتاب پڑھ رہے تھے کہ آپ کے سامنے یہ مصرعہ آیا۔ ہاں اسے حبیب رخ سے ہٹا دو نقاب کو۔ یہ آپ کو بہت بھلا معلوم ہوا، روضۂ اطہر کے قریب پہنچ کر صلوٰۃ وسلام کے بعد نہایت بے قراری کے عالم میں یہ مصرعہ پڑھنا اور شوق دیدار میں رونا شروع کیا۔ کچھ دیر کے بعد آپ کو اسی بیداری میں نظر آیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سامنے ایک کرسی پر بیٹھے ہوئے ہیں، آپ کا چہرہ بالکل سامنے ہے اور بہت چمک رہا ہے۔ [1]

مشہور عالم اور بزرگ مولانا مشتاق احمد انبیٹھوی مرحوم نے بیان فرمایا کہ ایک بار زیارت بیت اللہ سے فراغت کے بعد دربار رسالت میں حاضری ہوئی تو مدینہ طیبہ کے دوران قیام مشائخ وقت سے یہ تذکرہ سنا کہ امسال روضۂ اطہر سے عجیب کرامت کا ظہور ہوا ہے، ایک ہندی نوجوان نے جب بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر صلوٰۃ وسلام پڑھا تو دربار رسالت سے "وعلیکم السلام یا ولدی" کے پیارے الفاظ سے اس کو جواب ملا۔ اس واقعہ کو سن کر قلب پر ایک خاص اثر ہوا مزید خوشی کا سبب یہ بھی تھا کہ یہ سعادت ہندی نوجوان کو نصیب ہوئی ہے۔ دل تڑپ اٹھا اور اس ہندی نوجوان کی جستجو شروع کی تاکہ اس محبوب بارگاہ رسالت کی زیارت سے مشرف ہو سکوں اور خود اس واقعہ کی بھی تصدیق کر لوں۔ تحقیق کے بعد پتہ چلا کہ وہ ہندی نوجوان سید حبیب اللہ مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ کا فرزند ارجمند ہے۔۔۔ گھر پہنچا ملاقات کی تنہائی پا کر اپنی طلب و جستجو کا راز بتایا۔ ابتداءً خاموشی اختیار کی، لیکن اصرار کے بعد کہا "بیشک جو آپ نے سنا وہ صحیح ہے" یہ نوجوان تھے مولانا حسین احمد مدنیؒ [2]

آپ آخری بار ۱۳۷۴ھ میں جب زیارت بیت اللہ شریف و زیارت روضۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تشریف لے گئے تو بحری جہاز میں آپ نے ایک تقریر فرمائی جس کا ایک ایک جملہ اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق و محبت سے لبریز ہے۔ اس تقریر میں دربار رسالت میں حاضری کے متعلق ارشاد فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ کا عشق لے کر جا رہے ہو تو جس قدر ممکن ہو عجز و انکسار اختیار کرو، جملہ عاشقوں کے سردار آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم پر جس قدر ممکن ہو درود شریف پڑھتے ہوئے تلاوت کر کے ہدیہ بھیجئے۔

---

[1] ملخصاً نقش حیات جلد اوّل صفحہ ۹۴ [2] الجمعیۃ شیخ الاسلام نمبر صفحہ ۴۹

اس راہ عشق کے سردار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، اس لئے میرے نزدیک اور علماء کے ایک گروہ کے نزدیک پہلے مدینہ منورہ جانا افضل ہے۔ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ۔ ہمارے آقائے نامدار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمام امت کے لئے رحمت ہیں۔ آپ کے پاس حاضری دے کر عرض کرو، یارسول اللہ ہم حاضر ہوئے ہیں ہمارے لئے حج کی قبولیت کی دعا فرمائیے۔ شفاعت فرمائیے۔ پھر جناب باری سبحانہ کے گھر کی طرف لوٹا جائے تاکہ آپ کے وسیلہ سے اللہ پاک حج کی اس عاشقانہ عبادت کو قبول فرمائے۔ [1]

اپنے ایک مرید کو خط کے جواب میں لکھتے ہیں: بارگاہ نبوت سے استفادہ کرنا سوء ادب کیوں ہوگا؟ بارگاہ میں حاضر ہو کر بعد ادائے صیغ صلوٰۃ وسلام مذکورہ درود شریف کی کثرت بصیغہ خطاب زیادہ مفید ہے۔ اس کے علاوہ استفادہ کی عمدہ صورت یہ ہے کہ مراقبہ ذات الٰہیہ میں مشغول رہیں جو کچھ فیوض پہنچنے والے ہیں وہ پہنچیں گے، اس کے قصد یا سوال کی ضرورت نہیں۔ حاضری روضہ مبارک کے وقت میں آنحضرت علیہ السلام کی روح پر فتوح کو وہاں جلوہ افروز، سننے والی، جاننے والی، غایت جمال وجلال کے ساتھ تصور کرتے ہوئے شہنشاہ عالم کے دربار کی حاضری خیال کی جائے اور جملہ طرق ادب کا لحاظ رکھا جائے، جو لوگ مقصر آداب وسنن ہوں ان کی تحقیر وتوہین کی طرف خیال نہ کیا جائے اور نہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کیطرف بلا ضرورت شدیدہ توجہ کی جائے، فضول باتوں اور لوگوں کی مجالس میں بلا ضرورت حاضری سے گریز کیا جائے، اوقات کو درود شریف، ذکر، مراقبہ، قرأت قرآن، نوافل سے معمور رکھا جائے۔ [2]

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اپنے اکابر کے نظریات لکھتے ہوئے فرماتے ہیں

ہمارے حضرات اکابر کے اقوال وعقائد کو ملاحظہ فرمائیے، یہ جملہ حضرات، ذات حضور پرنور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہمیشہ سے اور ہمیشہ تک واسطہ فیوضات الٰہیہ و میزاب رحمت غیر متناہیہ اعتقاد کئے ہوئے ہیں، ان کا عقیدہ یہ ہے کہ ازل سے ابد تک جو جو رحمتیں عالم پر ہوتی ہیں اور ہوں گی عام ہے کہ وہ نعمت وجود کی ہو یا اور کسی قسم کی ان سب میں آپ کی ذات پاک اس طرح پر واقع ہوئی ہے کہ جیسے آفتاب سے نور چاند میں آیا ہو اور چاند سے نور ہزاروں آئینوں میں، غرض کہ حقیقت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام والتحیہ

---

[1] ارشادات ص۱۲۱ [2] ارشادات ص۵۹

واسطہ جملہ کمالات عالم وعالمیان ہے۔ یہی معنی لولاک لما خلقت الافلاک اور اوّل ماخلق اللہ نوری اور انا نبی الانبیاء وغیرہ کے ہیں۔[۱]

یہ جملہ حضرات ذات سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کو باوجود افضل الخلائق وخاتم النبیینؐ ماننے کے آپ کو جملہ کمالات کے لئے اہل عالم کے واسطے واسطہ مانتے ہیں یعنی جملہ کمالات خلائق علمی ہوں یا عملی، نبوت ہو یا رسالت صدیقیت ہو یا شہادت، سخاوت ہو یا شجاعت، علم ہو یا مروت، فتوحات ہو یا وقار، وغیرہ وغیرہ سب کے ساتھ اوّلاً بالذات آپ کی ذات والا صفات جناب باری عزوشانہٗ کی جانب سے متصف کی گئی اور آپ کے ذریعہ سے جملہ کائنات کو فیض پہنچا۔[۲]

ایک مرتبہ درس بخاری میں ارشاد فرمایا کہ ایک حاجی صاحب مدینہ منوّرہ پہنچے اور یہ کہہ دیا کہ مدینہ منورہ کا دہی کھٹا ہوتا ہے۔ رات کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خواب میں تشریف لائے اور ارشاد فرمایا کہ جب مدینہ کا دہی کھٹا ہے تو آپ یہاں کیوں تشریف لائے، یہاں سے چلے جاؤ۔ یہ صاحب جب بیدار ہوئے تو بہت گھبرائے، لوگوں سے پوچھتے پھرتے تھے کہ اب کیا کروں کسی صاحب نے فرمایا کہ حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار پر جاکر دعا کرو ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے حال پر رحم فرمائے چنانچہ یہ صاحب حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار پر گئے اور رو رو کر اللہ تعالیٰ سے دعائیں کیں، رات کو حضرت حمزہ خواب میں تشریف لائے اور فرمایا مدینہ منوّرہ سے چلے جاؤ ورنہ ایمان کا خطرہ ہے۔ اس کے بعد حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا، مدینہ منوّرہ کی چیزوں میں ہرگز عیب نہ نکالنا چاہئے، بلکہ وہاں کی مصیبتوں کو خوشی سے برداشت کرنا چاہئے، مدینہ منورہ کے باشندوں کا احترام کرنا چاہئے اگر ان کی طرف سے کوئی تکلیف پہنچے تو اس کو ہنسی خوشی برداشت کرنا چاہئے۔[۳]

ختم بخاری شریف کے موقعہ پر ارشاد فرمایا کہ اصلاح نفس کے لئے اشتغال بالحدیث سب سے اقرب ذریعہ ہے اور اس کے بعد فیوض الحرمین میں حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا مشاہدہ بیان فرمایا کہ شاہ صاحب بیان فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مزارِ مقدس (زادھا اللہ شرفا) پر حاضر ہوکر مشاہدہ کیا کہ جو لوگ اشتغال بالحدیث رکھنے والے ہیں، ان کے قلب اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک تک نورانی دھاگوں کا سلسلہ جاری ہے۔[۴]

---

[۱] الشہاب الثاقب ص ۴۶　　[۳] انفاس قدسیہ ص ۲۵۱

[۲] 〃 〃 ص ۴۷　　[۴] 〃 〃 ص ۲۲۹